وانکحوا الایامیٰ منکم والصالحین من عبادکم

الحمد للہ کہ رسالہ نکاح بزبان اردو سلیس از تصنیفات عالم جلیل متبحر نبیل فضائل مآب
تقدس انتساب جناب مولوی حاج الحرمین و زائر ائمہ کونین مولانا السید ولایت علی صاحب مرحوم

موسوم بہ

عقد المتعاقدین

لکھنؤ وزیر گنج

مزین بدستخط جناب مجتہد العصر والزمان قبلہ و کعبہ حضرت
ممتاز العلما جناب سید محمد تقی صاحب طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ است

در مطبع اثنا عشری باہتمام سید عابد علی طبع شد

نقل دستخط

جناب قبلہ و کعبہ عمدۃ المجتہدین العظام و اسوۃ المتفقہین الکرام فقیہ اہل بیت
علیہم السلام مولانا و معتمدنا و سیدنا السید محمد تقی طاب ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی یہہ رسالہ نافعہ تالیف
فضائل مآب تقدس ایاب لالمعی اللوذعی حاج سید ولایت علی حرسہ اللہ البقاء
درزقہ مایتمناہ اول سی آخر تک نظر قاصر سے گذرا مسائل مندرجہ اوسکی موافق
فتوی کے ہین حقتعالے سب مومنین کو اس رسالہ سی منتفع کری اور مصنف کو اور ہمکو
اجر جزیل کرامت فرمائے واللہ سبحانہ ہو الموفق الجواد الکریم
نمقہ العبد المذنب محمد تقی بن الحسین بن علی المتشرف بالسید
دلدار علی عفا اللہ عنہم یوم السبت السابع و العشرین من شہر
شعبان سنہ ۱۲ ہجری

لا الٰہ الا اللہ
علی
محمد تقی بن الحسین بن
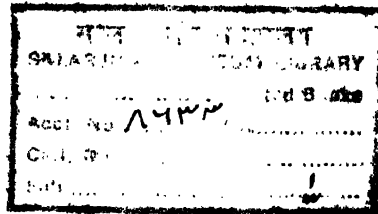
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل الزواج سببًا للنظام والصلوٰۃ علی اشرف الانام محمد وعترتہ الکرام اما بعد عرض کرتا ہی بندہ گنہگار ولایت علی بن مرحوم سید فرزند علی عفا اللہ عنہما غازیپوری سکنا اور کلمونپوری موطنا و رحایری مدفنا انشاء اللہ تعالی کہ یہ رسالہ مختصرہ موسومہ بعقد المتعاقدین متضمن بعضے آداب و احکام مہمہ نکاح دایم اور منقطع اور تحلیل جاریہ مین کہ جمع کیا اسمین کلمات اور عبارات فقہا اعلی اللہ مقامہم سے اور ملاحظہ مین سرکار شریعت مدار شرف الفقہاء المتفقہین ممتاز العلماء الکاملین خیر المجتہدین مولی المومنین جناب سید محمد تقی ادام اللہ ظلالہ کی گذرانا اور اوس جناب نے بعد ملاحظہ تجویز عمل اوسپر فرمائی اور مشتمل ہی مقدمہ و باب اور خاتمہ پر **مقدمہ** اسمین چند فصلین ہین **فصل پہلی** فضیلت نکاح مین جان کہ فضیلت نکاح مین بہت حدیثین وارد ہین اس رسالہ مین

اونکی ذکر کی گنجائش نہین ہے بنظر حال اختصار رسالہ دو حدیثون پر کفایت کی جاتی ہی منقول ہی کہ دو رکعت نماز کہ کتخدا کرے بہتر ہے ستر رکعت نماز سے کہ مرد بے زن کرے دوسری حدیث مین ہے کہ بدترین مردان مسلمانان وہ شخص ہین کہ عزب مجرد ہون

فصل دوسری عورتون کے اوصاف اور احکام خواستگاری

مین جان کہ اختیار کرنا چاہیے عورتون سے اوسکو کہ خوش رو اور کم مہر اور خوش خلق اور گندم گون اور بزرگ سرین اور کشادہ چشم اور میانہ قد اور صاحب دین اور نجیب الطرفین اور کنواری اور جنتی والے اور معین شوہر اور مہربان اوپر بچے ساتھہ اور باکرہ ہو اور اجتناب کرنا چاہیے زنان عقیم اور بے جمال اور احمق اور دیوانہ اور غیبہ اور حاسد اور بدخلق اور سیاہ اور بلند آواز باتو نمین اور دخل کرنیوالی کامو نمین اور طعن کرنیوالی اور عیب جو ہونہے والی سی کہ بہت چیز کو کم سمجہے اور کم کہون بکرے اور اوس عورت سے کہ جنے اوس مرد کو جنا یا ہو اور تربیت کی ہو اور مخصوص جمال اور مال کا طالب ہونا چاہیے حضرت صادق ؑسے منقول ہی کہ جو شخص کے عورت کو بیاہے واسطے جمال یا واسطے مال کے دونون سے محروم رہے دوسری حدیث مین فرمایا کہ عورت بمنزلہ طوق ہی کہ اپنی گردن پر ڈالتا ہی تو پس دیکھہ کہ کیسا قلادہ واسطے اپنی لیتا ہی تو اور فرمایا صالحہ اور غیر صالحہ کوئی قیمت نہین رکھتی زن صالحہ طلا اور نقرہ قیمت اوسکی نہین ہے بلکہ وہ بہتر ہی طلا اور نقرہ سی اور زن غیر صالحہ ساتہہ خاک کے بہی نہین رکہتی بلکہ خاک بہتر اوس سی ہے اور مخفی نرہی کہ بنابر مذہب بعض علما محققین کے حرام

عقد زن مومنہ مرد سنی سے اور عمل اس قول پر لازم جانین اور حرام ہی نکاح کرنا وکیل
زن کا اپنی سے ہر گاہ اوسی وکیل کیا ہو اور کسی سے نکاح کر دینی کیواسطے اور زن مسلمانکا
کافر سے اور مرد مسلمان کا زن کافرہ سے اور حالت احرام مین اور بعضے علما حرام اور
بعضے مکروہ جانتے ہین خواستگاری کرنی اوس عورت کی کہ جسکی کسی دوسرے نے خواستگاری
کی ہے اور عورت نے اوسکو قبول کیا ہی اور اسیطرح سے قبول حرمت اور کراہت
دونو ہین نکاح مین زن فاحشہ کے اگر توبہ ظاہر نہ کی ہو اور نکاح مین اوس عورت کے
کہ جسنے کسی مرد کو جنایا ہی اور تربیت کی ہی اوس مرد کی ساتھ اور جائز ہی دیکھنا مونہہ
اور ہاتھونکا اوس عورت کے کہ جسنے ارادہ نکاح کا رکھتا ہی اور راستادہ اور نشستہ بہی
دیکھنا اسکا جائز ہی اور کتاب کافی مین منقول ہی کہ جب کوئی قصد عورت سے خواستگاری
کا کری تو چاہیے کہ دو رکعت نماز کرے اور بعد اوسکے حمد خدا بجالاوے بعد اوسکے کہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَتَزَوَّجَ فَقَدِّرْ لِیْ مِنَ النِّسَآءِ اَعَفَّهُنَّ فَرْجًا
وَاَحْفَظَهُنَّ لِیْ فِیْ نَفْسِهَا وَفِیْ مَالِیْ وَاَوْسَعَهُنَّ رِزْقًا وَ
اَعْظَمَهُنَّ بَرَكَةً وَقَدِّرْ لِیْ وَلَدًا طَيِّبًا تَجْعَلُهُ خَلَفًا صَالِحًا فِیْ
حَيَاتِیْ وَبَعْدَ مَمَاتِیْ اور روز جمعہ خواستگاری کے واسطے مبارک ہی

فصل تیسری

سعد اور نحس مین واسطے نکاح کے جان کہ سنت ہے کہ عقد شب کو واقع ہو اور شب
مبارک ہی اور مکروہ ہی عقد کرنا تین روز آخر ماہ مین اور جن دنو مین کہ ماہتاب عقرب مین
ہو اور وقت گرمی روز مین اور خوب نہین ہی روز نحس اور تاریخ نحس اور ہر مہینہ کے

چھبیسوین اور کسی معصوم کی تاریخ وفات اور مصیبت مین اور علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے
کہ کراہیت نکاح کی درمیان عید فطر اور عید اضحی کی بے اصل ہی اور بعض روایت سے کراہت
معلوم ہوتی ہی اگر خصوص شوال کو ترک کرین تو بہتر ہی اور ظاہر ا بہتر ہونا ترک عقد کا
ماہ شوال مین ثابت نہین ہے بلکہ احتمال رجحان متطرق ہی اور ایک حدیث معتبر مین منقول ہی
کہ عقد کرنا ماہ شوال مین خوب ہے **فصل چوتھی** مجلس شادی مین جان کہ سنت ہی
جانا مجلس شادی مین اور کہانا اوس مجلس کے طعام کا اگر طلب کرین لیکن اگر
مجلس مین افعال حرام ہون مثل غنا اور رقص کے تو وہان جا کے شریک ہونا حرام ہی اور
اگر ایسا شخص ہو کہ منع کر سکے یا یہہ کہ اوسکے خاطر سے افعال حرام کو موقوف کرین تو
حرام نہین ہے اور اگر نا دانستہ جاوے پس اگر قدرت رکہتا ہی تو واجب ہے کہ اوٹھہ جاوے اور اگر
جانا وہانسے ممکن نہو تو بیٹھنے مین وہانکی گناہ نہین ہے مگر اپنے تئین فعل حرام سے مثل
استماع غنا اور نظر کرنیسے رقص پر باز رکہے اور علما نے گانا گانے والی عورت کا
شادی مین واسطے عورتونکے اوس مجلس مین کہ خالی ہو مردونسے اور آلات لہو
اور کلمات باطل اور دروغ کے ساتہہ نہو حرمت سے مستثنی کیا ہی لیکن احوط یہ ہی
کہ ترجیع یعنے پیچش نغمہ پر مستعمل نہو اور لوٹنا اوس چیز کا کہ شادی مین نثار کرین
اگر مالک راضی نہین ہی تو جایز نہین اور بدون طلب کے واسطے کہانیکے جانا
مجلس مین بقول بعضے علما حرام ہی اور بعضے مکروہ جانتے ہین اور بعد عقد نکاح
کے مرد کو طعام ولیمہ دینا ایک دن یا دو روز سنت ہے اور کہانے والے فقیر

فقرای مومنین ہون اور اگر بعضے مفلس اور بعضے مالدار ہون تو مضایقہ نہین ہے
حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ ولیمہ روز اول لازم ہی اور روز
دوم نیک ہی اور روز سیوم ریا اور سمعہ ہی اور اون حضرت سے منقول ہے کہ ولیما اور
مہمانی سنت پانچ چیزونمین ہے عروسی مین اور پیدا ہونمین لڑکی کے اور ختنہ کرنے
مین فرزند نرینہ کے اور نئے مکان کے خرید کرنے مین اور جسوقت کہ سفر مکہ معظمہ سے
اپنے گہرین پہرے **باب پہلا احکام نکاح دایم مین** جان کہ عقد دایم لفظ
انکحت اور زوجت دونونسے جسکو کہے واقع کرسکتا ہی لیکن دونون لفظونسے
اجری صیغہ اولی ہے اور لفظ نکاح اور تزویج موافق مشہور کے متعدی بطرف
مفعول ثانی کلمہ من کے ساتھ ہوتا ہی لیکن قرآن مجید اور لغت مین متعدی بنفس بے توسط
حرف من کے وارد ہے اور قرآن مین لفظ تزویج متعدی با کے ساتھ بھی آیا ہی کمال
رعایہ احتیاط یہہ ہے کہ ان سب صور تونمین اجرا صیغہ کرے اگرچہ اقوی یہہ ہے کہ تعدیہ بنفسہ
یعنے بے توسط حرف بلا دغدغہ کافی ہے اور اسیطرح تعدیہ تزویج با کافی ہے اور
کچھ اشکال اسمین نہین ہی اور بعد لفظ انکحت یا زوجت کے موافق ترتیب الفاظ
آیات قرآن کے ذکر مرد کا مقدم ہی عورت کے ذکر پر اور اقوی جواز دونون صورت
بموجب ظاہر اکثر احادیث اور قول اکثر علما اور اقوی یہہ ہے کہ عورت بالغہ
رشیدہ کی رضا کافی ہے اگرچہ اولی یہہ ہے کہ عورت اور ولی دونون کے رضا سے
واقع ہو اور مخفی نہ رہے کہ عقد نکاح بلکہ اور عقود مثل بیع اور اجارہ مین ضروری

وقوع ایجاب اور قبول ساتھ لفظ ماضی کے اور جو واقع ہو تقدیم ایجاب کے ہی قبول پر ہر عقد
مین عربی مین ہو خواہ غیر عربی مین اور بہتر ہی اگر امکان عربی مین ہو لیکن عقد نکاح
اور متعہ مین زیادہ احتیاط ہی کہ صیغہ عربی مین ہو اگر ممکن ہو اور جائز ہی بغیر عربی حالت
عذر مین اگرچہ احتیاط یہ ہی کہ اگر ایک شخص عربی جانتا ہو تو وہ صیغہ جاری کری اور
دوسرے شخص کو کہ عربی نہین جانتا ہی عبارت صیغہ تعلیم کری یا وہ وکیل کری دوسری کو
کہ وہ عربی جانتا ہو تا عربی مین اجرا صیغہ کرین اور ضرور ہی فوراً کہنا صیغہ قبول کا
اسطرح سے کہ کوئی کلام دوسرا ایجاب اور قبول کے درمیان نہین آوی اور نہ سکوت طویل ہو
لیکن تنفس و سرفہ اور مانند انکی مضائقہ نہین ہے اور قبل تمام ہونے صیغہ ایجاب کے صیغہ
قبول کا کہنا شروع نہ کری اور ضرور ہی صیغہ مین قصد انشاء یعنی کہ بلفظ صیغہ
انکحت کی عقد واقع ہو جاتا ہے اور اگر مراد یہ ہو کہ خبر دیتا ہون و نکاح سے کہ واقع
ہوا ہے زمان ماضی مین یعنے قبل اس کلام کے نکاح واقع کیا ہی مینی اور اس کلام سے
خبر دیتا ہو نہین تو یہ اخبار ہوگا نہ انشا اور اس سے نکاح واقع نہوگا بلکہ باطل ہے اور
ضرور ہی کہ جو شخص وکیل ہو عربی جانتا ہو اسطرح سے کہ اعراب و مد اور مخارج
کو بطور صحیح ادا کری اور الفاظ کو غلط نہ کہی اور اگر ایک حرف کو صیغہ سی عمداً یا سہواً
غلط کہی کہ تغیر معنی واقع ہو تو عقد باطل ہی اور چاہیے کہ وکیل نابالغ اور بیہوش اور
مجنون اور سفیہ اور محرم نہو اور جو لفظ کہ دلالت کری وکیل معین کرنے پر کافی
ہی خواہ کہی تجھکو وکیل مقرر کیا مینے خواہ کہی تو وکیل ہمارا ہی خواہ مانند ان الفاظ

الفاظ کی اور عربی ہونا ان الفاظ کا ضرور نہیں ہے اور وکیل کو صیغہ قبول کرنے
وکالت کا کہنا لازم نہیں ہے فعل کافی ہے اور ضرور نہیں تعئین مقدار مہر کے عقد دائم
مین لیکن مستحب ہے اور اگر تعئین نہ کرین تو مہر مثل قرار پا دیگا اور اگر وقت اجرا صیغہ
مہر معین کرین اور مختلف قسم کی سکہ رایج ہون تو تعئین سکہ کے بہی کرین اور وکیل ہونیکے
وقت اور وقت نکاح حضوری گواہونکی لازم نہیں ہے اور واضح ہو عورتین ہند کی
خصوصًا دیہات کی کہ بسبب افراط شرم کی تعئین وکیل مین اقرار زبانسے نہیں کرتی
ہین سکوت انکا کافی ہوگا اگر باکرہ ہون اور اگر علم نہو یا معلوم ہو کہ باکرہ نہیں تو
صیغہ فضولی بدون وکالت ہوسکتا ہی لیکن اگر بعد اجرا صیغہ رضا واقع ہو اور عورت اذن
کو حال جاری ہونے صیغہ فضولی کا معلوم ہو تو یہ صیغہ کافی ہوگا اور درصورت عدم رضا
فضول ہوگا اور مستحب ہے کہ قبل پڑہنے صیغہ کے خطبہ پڑہے اور اول الحمد للہ کہنا کافی ہی
اور خطبہ نکاح کے بہت ہین از آنجملہ ایک یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِقْرَارًا بِنِعْمَتِهٖ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِخْلَاصًا بِوَحْدَانِيَّتِهٖ
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ بَرِيَّتِهٖ وَعَلَى الْاَصْفِيَاءِ مِنْ عِتْرَتِهٖ
اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ كَانَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَى الْاَنَامِ اَنْ
اَغْنَاهُمْ بِالْحَلَالِ عَنِ الْحَرَامِ فَقَالَ سُبْحَانَهٗ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى
مِنْكُمْ وَالصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا
فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ جان کہ

اجرائے نکاح کی بہت شقوق ہین کہ سب کر شقوق کی صیغونکا موجب تطویل ہو
اونمین سے بعض شقوق بیان ہوتی ہین **پہلی شق** یہ ہو کہ وکیل عورت کا مرد کے
وکیل کے ساتھ صیغہ جاری کرے اگر عورت اور مرد دونون بالغ ہون اور اوس
شق کو چند صورتونسے پڑہنا جائز ہے اگرچہ احوط یہ ہو کہ سب صورتون سے
پڑہے اور بعض صورتین بقدر کافی مذکور ہوتی ہین **صورت پہلی** پہلے وکیل
عورتکا کہے أَنْكَحْتُ مُوَكِّلَتِي مُوَكِّلَكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ
نکاح مین دیا مینے وکیل کرنیوالی اپنی کو وکیل کرنیوالی تیری کو اوپر مہر معلوم کے
پہر وکیل مرد کا بلا فاصلہ کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ
قبول کیا مینے نکاح کو تئین واسطے وکیل کرنیوالی اپنی کے اوپر مہر معلوم کے
صورت دوسری وکیل عورت کا کہے أَنْكَحْتُ مُوَكِّلَكَ مُوَكِّلَتِي
عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ قبول کیا مینے نکاح کو واسطے موکل کے
اوپر مہر معلوم کے + وکیل مرد کا کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِي عَلَى
الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ قبول کیا مینے نکاح کو واسطے موکل اپنے اوپر
مہر معلوم کے **صورت تیسری** وکیل عورت کا کہے
أَنْكَحْتُ مُوَكِّلَتِي مِنْ مُوَكِّلِكَ هٰذَا عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ
نکاح مین دیا مینے موکلہ اپنی کو اس موکل تیرے کو اوپر مہر معلوم کے وکیل مرد کا کہے
قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِي هٰذَا عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ
قبول کیا مینے نکاح کے تئین واسطے اس موکل اپنی کے اوپر مہر معلوم کے

صورت چوتھی وکیل عورت کا کہے

اَنکحتُ نفسَ مُوَکِّلَتِی وَکَالَۃً عَنہَا وَعَن اَبِیہَا مُوَکِّلَكَ

نکاح مین دیا مینے ذات موکلہ اپنی کو از روے وکالت کے اوسکی طرف سے اور اوسکے باپ کیطرف سے موکل تیری کو

عَلَی الْمَهرِ الْمَعلُومِ وکیل مرد کا کہے قَبِلتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِی عَلَی المَهرِ المَعلُومِ

اوپر مہر معلوم کے — قبول کیا مینے نکاح کو تئین واسطے موکل اپنی کے اوپر مہر معلوم کے

صورت پانچوین وکیل عورت کا کہے زَوَّجتُ مُوَکِّلَتِی مُوَکِّلَكَ

تزویج مین دیا مینے موکلہ اپنی کو موکل تیرے کو

عَلَی الْمَهرِ الْمَعلُومِ وکیل مرد کا کہے قَبِلتُ التَّزوِیجَ لِمُوَکِّلِی عَلَی المَهرِ المَعلُومِ

اوپر مہر معلوم کے — قبول کیا مینے تزویج کی تئین واسطے موکل اپنی کے اوپر مہر معلوم کے

صورت چھٹی وکیل عورت کا کہے زَوَّجتُ مُوَکِّلَكَ

مُوَکِّلَتِی عَلَی المَهرِ المَعلُومِ — تزویج مین دیا مینے موکل تیرے کو

موکلہ اپنی کو اوپر مہر معلوم کے ✝ وکیل مرد کا کہے

قَبِلتُ التَّزوِیجَ لِمُوَکِّلِی عَلَی المَهرِ المَعلُومِ صورت

قبول کیا مینے تزویج کی تئین واسطے موکل اپنی کے اوپر مہر معلوم کے

ساتوین وکیل عورت کا کہے زَوَّجتُ مُوَکِّلَتِی

مُوَکِّلَكَ عَلَی المَهرِ المَعلُومِ تزویج مین دیا مینے موکلہ اپنی کو

موکل تیرے کو اوپر مہر معلوم کے ✝ وکیل مرد کا کہے

قَبِلْتُ التَّزْوِیجَ لِمُوَکِّلِی عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ **صورت آٹھوین**

قبول کیا مینے تزویج کے تئین واسطے موکل اپنی کے اوپر مہر معلوم کے + وکیل عورت کا کہے

زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِی بِمُوَکِّلِكَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ + وکیل مرد کا کہے

تزویج مین دیا مینے موکلہ اپنی کو موکل تیرے کو اوپر مہر معلوم کے + قَبِلْتُ

التَّزْوِیجَ لِمُوَکِّلِی عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ + قبول کیا مینے

تزویج کے تئین واسطے موکل اپنی کے اوپر مہر معلوم کے + **صورت نوین**

وکیل عورت کا کہے اَنْکَحْتُ وَزَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِی مُوَکِّلَكَ عَلَی

الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ + نکاح اور تزویج مین دیا مینے موکلہ اپنی کو موکل تیرے کو اوپر

مہر معلوم کے + وکیل مرد کا کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ وَالتَّزْوِیجَ

لِمُوَکِّلِی عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ + قبول کیا مینے نکاح اور تزویج کے تئین

واسطے موکل اپنی کے اوپر مہر معلوم کے + **صیغہ فضولی**

بدون وکالت عورت کی طرف سی کہے اَنْکَحْتُ زَیْنَبَ مَثَلاً مُحَمَّدًا

مَثَلاً عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ + نکاح مین دیا مینے زینب کو مثلا محمد کو

مثلا اوپر مہر معلوم کے مرد کی طرف سے کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُحَمَّدٍ

مَثَلاً عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ قبول کیا مینے نکاح کو تئین واسطے محمد کے

مثلا اوپر مہر معلوم کے خواہ عورت کیطرف سے کہے

زَوَّجْتُ خَیْرَ النِّسَاءِ مُحَمَّدَ حُسَیْنَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ

تزویج مین دیا مینے خیر النساء کو محمد حسین کو اوپر مہر معلوم کے

مرد کیطرف سے کہے قَبِلْتُ التَّزْوِيجَ لِمُحَمَّدٍ حُسَيْنٍ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ + قبول کیا مینے تزویج کو واسطے محمد حسین کے اوپر مہر معلوم کے **دوسری شق** یہہ ہے کہ خود عورت اور مرد صیغہ جاری کرین یلے عورت کہے اَنْكَحْتُ نَفْسِي مِنْ نَفْسِكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ + نکاح مین دیا مینے ذات اپنی کو ذات تیری سے اوپر مہر معلوم کے + **تیسری شق** یہہ ہے کہ وکیل عورت کا مرد کے ساتھہ صیغہ پڑہے وکیل عورت کا کہے اَنْكَحْتُ مُوَكِّلَتِي نَفْسَكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ + نکاح مین دیا مینے موکلہ اپنے کو تجھکو اوپر مہر معلوم کے + مرد کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِنَفْسِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ قبول کیا مینے نکاح کے تئین واسطے ذات اپنی کے اوپر مہر معلوم کے **چوتھی شق** یہہ ہے کہ عورت اور مرد دونون نابالغ ہون اور باپ دونی عقد واقع ہو وکیل عورت کے ولی کا کہے اَنْكَحْتُ بِنْتَ مُوَكِّلِي ابْنَ مُوَكِّلِكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ + نکاح مین دیا مینے بیٹی موکل کو بیٹی موکل تیری کو اوپر مہر معلوم کے + وکیل مرد کے ولی کا کہے قبلت النِّكَاحَ لِابْنِ مُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ قبول کیا مینے نکاح کو واسطے بیٹی موکل اپنی کے اوپر مہر معلوم کے **پانچوین شق** یہہ ہے کہ عورت نابالغہ اور مرد بالغ ہو تو وکیل عورت کے ولی کا کہے

نکحت بنت موکلی موکلک علی المهر المعلوم
نکاح مین دیا مینے بیٹی اپنی کو موکل تیرے کو اوپر مہر معلوم کے
وکیل مرد کا کہے قبلت النکاح لموکلی علی المهر المعلوم
قبول کیا مینے نکاح کو واسطے موکل اپنے کے اوپر مہر معلوم کے

چھٹی شق یہ ہے کہ عورت بالغہ اور مرد نابالغ ہو وکیل عورت کا
مرد کی ولی کے وکیل سے کہے انکحت موکلتی من ابن موکلک
علی المهر المعلوم نکاح مین دیا مینے موکلہ اپنی کو بیٹی موکل تیری کو
اوپر مہر معلوم کے + وکیل مرد کے ولی کا کہے قبلت النکاح
لابن موکلی علی المهر المعلوم + قبول کیا مینے نکاح کو
واسطے بیٹی موکل اپنی کے اوپر مہر معلوم کے **ساتوین شق** یہ ہے کہ اگر
کسی مقام مین دو شخص صیغہ پڑھنیوالے ممکن نہون تو ایک شخص
دونو نکا وکیل ہو پہلی بوکالت عورت کے کہے انکحت موکلتی موکلی
علی المهر المعلوم + نکاح مین دیا مینے موکلہ اپنی کو موکل
اپنی کو اوپر مہر معلوم کے + پھر وہی شخص بوکالت مرد کے بلافاصلہ کہے
قبلت النکاح لموکلی علی المهر المعلوم
قبول کیا مینے نکاح کو تین واسطے موکل اپنی کے اوپر مہر معلوم کے + اور سب
سو تون کی صیغونمین تنہا لفظ قبلت کہنا اور بجا علی المهر المعلوم کے علی الصداق

الصداق المعلوم کہنا جائز ہے **باب دوسرا متعہ اور تحلیل جاریہ مین** جان

فضیلت متعہ مین احادیث کثرت سی وارد ہین یہہ رسالہ اونکی ذکر کی گنجایش

نہین رکہتا حدیث طولانی مین حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو شخص متعہ

عمر مین اپنی ایکدفعہ کریگا وہ اہل بہشت سی ہی دوسری حدیث طویل مین ہی کہ اللہ تعالے

نے قسم کہائی ہی اپنے ذات کی کہ عذاب نہ کریگا اوس مرد کو کہ متعہ کریگا اور اوس عورت

کو کہ متعہ کیا ہو لیکن **احکام متعہ** پس جان کہ شرط ہے اسمین تعیین

مدت اور مہر اور ایجاب اور قبول اور عورت کا مسلمان یا اون لوگونسے ہونا

کہ جنپر مشرک ہونیکا اطلاق نہو سکے اور عورت مجوسیہ مین اختلاف ہی اور حرام ہے

عورت بت پرست اور دشمن اہلبیت سی اور اگر اہل کتاب ہے باوصف شرط مذکور

متعہ کی تو منع کرے اوسکو شراب اور گوشت خوک وغیرہ باقی محرمات سی اور متعہ جائز

نہین ہے لونڈی سے اگر زوجہ منکوحہ یا متمتع بہا آزاد رکہتا ہی مگر باذن زوجہ جائز ہی

اوسطرحسے جائز نہین ہی زوجہ کی بہائی یا بہن کے بیٹی سے مگر باجازت

زوجہ کے اور سنت ہے مومنہ عفیفہ سے اور احتمال کراہت ہے متعہ کرنیمین باکرہ سے

بے اجازت اوسکے باپ کی اور فاحشہ سے اور صحیح ہی متعہ حسب مہر پر کہ عورت اور مرد راضی

ہون کم ہو خواہ زیادہ اس شرط سی کہ مہر کچھہ مالیت رکہتا ہو اگرچہ ایک کف دست

بہر گندم ہو اور جب عقد متعہ واقع ہو اور زن طلب کرے مہر کو تو بنابر مشہور کے

مرد پر لازم ہی کہ تمام مہر کو ادا کری اور اگر قبل دخول کی مدت کو مرد بخشدی تو اس صورت

ہین تمام مہر دینا احوط بلکہ لازم ہی اور اگر دخول کری اور سپرد نہ ہی اتفاقاً کہ تمام مہر ادا کری بشرطیکہ تمام مدتمین عورت امتناع تمتع سے نہ کری و الا بقدر مدت امتناع کی اجرت کم کرسکتا ہی اور جائز ہی بجا متعت کی کہنا انکحت یا زوجت کا کہنا ساتھہ قید مدت کے اور اجرا صیغہ متعہ کی بہی صورتین بہت ہین لیکن بعض صورتین مذکور ہوتے ہین از انجملہ **پہلی صورت** یہہ ہے کہ وکیل عورت کا مرد کے وکیل کے ساتھہ صیغہ بقصد انشا جاری کری اور اس صورت کو کئی قسمون سے پڑہنا جائز ہی کہ ذکر سبکا موجب طول ہے ادنیٰ سے **پہلی قسم** یہہ ہے پہلے وکیل عورت کا کہے

مَتَّعْتُ نَفْسَ مُوَكِّلَتِي مِنْ مُوَكِّلِكَ فِي الْمُدَّةِ

متعہ میں دیا مینے ذات موکلہ اپنی کو موکل تیرے کو بیچ مدت

الْمَعْلُومَةِ بِالْمَبْلَغِ الْمَعْلُومِ ۔ وکیل مرد کا بلا فاصلہ کہے

معلوم کے مبلغ معلوم پر ۔ قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِمُوَكِّلِي

بِالْمَبْلَغِ الْمَعْلُومِ ✣ قبول کیا مینے متعہ کو واسطے موکل اپنی کے

مبلغ معلوم پر ✣ **دوسری صورت** یہہ ہے کہ

وکیل عورت کا مرد سے صیغہ جاری کرے وکیل عورت کا کہے

مَتَّعْتُكَ مُوَكِّلَتِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ

متعہ میں دیا مینے تجھکو موکلہ اپنی کو بیچ مدت معلومہ کے اور پر مہر معلوم کی تا مرد کہے

قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِنَفْسِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ ✣ **تیسری صورت**

قبول کیا مینے متعہ کو واسطے ذات اپنی کے اوپر مہر معلوم کے

یا بانی مقاربت کی ہو مثلا بے عذر نفقہ اور کسوا اور سکنی سی محروم ہی نہ مہر سے
مہر بی سکتے ہی سراج العباد مسئلہ ہرگاہ کسی عورت نے علم حاصل کیا کہ شوہر نے
اوسکے سفر میں وفات کی بعد عدہ کے شوہر کیا اور چند سال کہ گذری شوہر اوسکا آیا
عدہ شوہر ثانی بانگاہ رکھی شوہر اول کے ساتھ حلال ہے اور شوہر ثانی بجہت دخول کے مہر
مثل دے سراج العباد مسئلہ ہرگاہ کسی مرد نے کسی خدمت کو بدون رضا اپنی عورت کہا
[illegible] سراج العبا مسئلہ ہرگاہ کوئی شخص چار عورتین دائمی کہتا ہی ایک شب ایک کے
پاس سوے وہ تین عورتین ہی ہر ایک ایک شب حق رکہتی ہین سراج العباد مسئلہ ہرگاہ
کسی شخص نے مدت زن منقطعہ کو بخشے یا مدت تمام ہوئی اور چاہے اوسکو عقد مین
اپنی دوی عدہ مین جایز ہے سراج العبا مسئلہ ہرگاہ کوئی عورت کسی سے
عقد کیا اس شرط سے کہ مثلاً اس شہر سے باہر نہ لیجائے جایز ہے اور چاہیے
زوج اپنی شرط پر وفا کری سراج العباد مسئلہ ہرگاہ کسی شخص نے کسیکو لکہا کہ
فلان زن مہر کو مجھسے عقد کر جائز ہی سراج العبا مسئلہ عقد فضولی مثلا کوئی
شخص کہے انکحت رقیۃ جعفر اور جواب کہے قبلت کفایت کرتا ہی اور موقوف
ہی اجازت پر سراج العباد مسئلہ ہرگاہ زوج یا زوجہ ایک یا دونون راضی نہون
اور جبراً اذن دین عقد فضولی ہی اور ساتھ اجازت کے کفایت کرتا ہی اور احتیاط
شدید صیغہ کی اعادہ ہے سراج العباد مسئلہ زن زانیہ عدہ نہین رکہتی اور احوط
صبر کرنا ہی تا معلوم ہو کہ حمل رکہتی ہے یا نہین سراج العباد مسئلہ ہر ایک لفظ نکاح

اور تزویج ہے بنا بر مشہور متعدی جانب مفعول ثانی ساتھ کلمہ مین کے ہوتا ہی لغت
مین متعدی بنفسہ وارد ہی چنانچہ قرآن مجید مین بہی وارد ہوا مثل قولہ تعالی اُرِیدُ
اَن اُنکِحَکَ اِحدَی ابنَتَیَّ اور مثل قولہ تعالی زَوَّجنَاکَهَا اور دوسری آیہ مین
لفظ تزویج متعدی ساتھ باکے بہی وارد ہوا مثل قولہ تعالی وَزَوَّجنَاهُم بِحُورٍ عِینٍ اور
کمال رعایت احتیاط یہ ہے کہ ساتھ ان سب وجوہ کے صیغہ کو جاری کرے اگرچہ اقوی یہہ ہے
کہ ساتھ ایک کے ان وجوہ سے کفایت کر سکتا ہی صیغ العقود مسئلہ بمقتضائے آیات مزبورہ
تقدم مرد کو ہی عورت پر اور مشہور عکس ہے لیکن اقوی جواز دونوں کا اور اکتفا ساتھ ایک کے
ہی اگرچہ اولی رعایت دونوں کی ہی صیغ العقود مسئلہ اگر مراد یہہ ہو کہ بلفظ انکحت
نکاح کو واقع کرتا ہو نہین چاہیے تلفظ بیچ زبان آیندہ مین یہہ معنی انشاء کے
صیغ العقود مسئلہ برعایت وقف اور وصل کی وجہ صحیح پر صیغوں مین اعراب
مین ایسی کرنا چاہیے بنا بر احتیاط صیغ العقود مسئلہ عجم بہی الفاظ مرکبہ شائع اور
متعارف ہین مثل محمد حسین اور محمد علی کی اگر چاہی کہ ذکر اسم ناکح یا منکوحہ کا کرے چاہیے کہ
رعایت ترکیب کو بقانون ادب کے کرے پس محمد حسین اور محمد علی میں فتح دال اول کا دوسرے
نام مین کہے اور ہر ایک مرد اور عورت سے کہ حاضر ہون وقت عقد مین اگر دونوں کا ذکر نام کی بدلے
اشارہ کرے بہتر ہی صیغ العقود مسئلہ احوط یہہ ہے کہ ایک نفر ایجاب و قبول دو امر
متعہ مین جاری نہ کرے بلکہ دو نفر پڑہین اور اگر ایسے جگہ ہو کہ ممکن نہ ہو دو نفر اجرائے صیغہ
کرین انشاء اللہ ضرر نہین رکہتا اکتفا ساتھ ایک نفر کے ایجاب و قبول مین ساتھ اس

سطرح کہ شوہر کہی او سوقت مین کہ وکیل ہو عورت کی طرف سے متعت نفس موکلتی
نفسی فی المدۃ المعلومۃ بالمبلغ المعلوم بعد اوسکے مرد خود ہی بلا فاصلہ
کہے قبلت لنفسی ہکذا اگرچہ احوط یہہ ہے کہ اولاً عورت اور مرد صیغہ کو
فارسی مین باہم پڑہین اور بعد اسکے جو کہ عربی مین عارف ساتھ صیغہ کے ہو واوس
دوسری کو کہ عارف نہین ہے قالب لفظ کو تعلیم کرے اور صیغہ کو جاری کرین اوس
بعد اوسکی ایکدفعہ اور بہی وہ شخص کہ عارف ہے بطریق مذکور خود ایجاب و قبول کو
جاری کرے عربی مین صیغ العقود مسئلہ عقد نکاح اور متعہ مین احوط بلکہ اقوی عبارت
عربی ہی با امکان اور جائز نہین ہے بغیر عربی کے مگر صورت تعذر مین صیغ العقود
مسئلہ حرام ہے زمان حیض مین وطی کرنا حائض مین ساتھ علم حیض کے لیکن
مقدار کارہ غیر کنیز پس اول حیض مین ایک دینار ہے کہ عبارت ہے ایک اشرفی
ہجدہ نخود سے کہ ایک مثقال شرعی ہے اور وسط حیض مین نصف اشرفی
ہی اور آخر مین ربع اشرفی اور اقوی یہہ ہے کہ قیمت کافی ہے خصوص سط اور
آخر مین رسالسوال و جواب مسئلہ شرط ہے کہ طلاق دینے والا عاقل اور بالغ
اور باختیار اور بقصد ہو اور صورت حیض یا نفاس مین نہو اگر شوہر اوسکا
حاضر یا حکم حاضر مین ہو اور زوجہ دایمی ہو اور طہر غیر مواقعت ہو اور دو عادل کی
حضور مین طلاق فہم ہو اور صیغہ عربی مین ہو اور چاہیے کہ طلاق معلق نہو ایسے
شرط پر کہ ممکن ہو وقوع و عدم وقوع اوسکا مثل قدوم مسافر اور مطلق نہو صفت

طوعۃ الحصول پر شتمل طلوع آفتاب سراج العباد مسئلہ عورت
طہر مین طلاق دین بعد اس طہر کے تین حیض دیکھے یعنے ساتھہ دن
ے حیض کے عدہ اوسکا گذر جاتا ہے اور عدہ وفات کا چار مہینے
روز ہین سراج العباد مسئلہ صیغہ طلاق کو ساتھہ
ائط کے شوہر کہے زَوجَتی طالِقٌ یا وکیل کہے زوجۃ
موکّلی طالِقٌ کفایت کرتا ہے سراج العباد مسئلہ
مرد اپنی زوجہ منقطعہ سے کہے مدت کو تیری بخشا مینے
یا کہے وَھَبتُ مُدّتَکِ کفایت کرتا ہے اور
وط قبول زوجہ ہے + تمام ہوئی
قتامے بعون اللہ العالم الباری
الحمد للہ والسلام
علے عبادہ
الصالحین

تمت

تمام شد بتاریخ ۱۸ ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۴ ہجری مطابق
۱۴ ماہ جنوری ۱۸۸۷ء باہتمام سید عابد علی واقع لکھنؤ محلہ وزیر گنج